12470-روزہ افطار کرنے کا وقت

سوال

کیا غروب شمس کے بعد روزہ افطار کرنا افضل ہے یا کہ آسمان سے روشنی ختم ہونے کا انتظار کرنا ؟

پسندیدہ جواب

روزہ جلد افطار کرنا سنت ہے، وہ اس طرح کہ غروب شمس کے فورا بعد روزہ افطار کرلینا چاہیے، بلکہ ستارے نظر آنے تک روزہ افطار کرنے میں تاخیر کرنا تو یہودیوں کا فعل ہے، اور رافضی وغالی قسم کے شیعہ بھی انہیں کے پیچھے چلتے ہوئے تاخیر سے افطاری کرتے ہیں، اس لیے عمدا جان بوجھ کر افطاری میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے کہ اچھی طرح شام ہوجائے، اور نہ ہی اسے اذان کے آخر تک مؤخر کرنا چاہیے، کیونکہ یہ سب کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مخالف ہے.

سھل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تک لوگ افطاری میں جلدی کرتے رہینگی تو ان میں خیر و بھلائی رہے گی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1856) صحیح مسلم حدیث نمبر (1098).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اس حدیث میں غروب آفتاب کا ثبوت ملنے کے فورا بعد جلد افطاری کرنے پر ابھارا گیا ہے، اور اسکا معنی یہ ہے کہ : اس وقت تک امت کا معاملہ منظم رہے گا اور بہتری ہوگی جب تک وہ اس سنت پر عمل کرتے رہینگے، اور جب وہ افطاری میں تاخیر کرینگے تو یہ ان میں فساد و خرابی پیدا ہونے کی علامت ہوگی.

دیکھیں : شرح مسلم للنووی (208/7).

اور ابن ابو عوفی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا اور جب شام ہوئی تو آپ نے ایک شخص کو کہا :

اتر کر میرے لیے ستو تیار کرو.

تو وہ کہنے لگا : اگر آپ تھوڑا انتظار کریں حتی کہ شام ہوجائے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا :

تر کر میرے لیے ستو تیار کرو، جب تم دیکھو کہ اس طرف سے رات آگئی ہے تو روزہ دار کا روزہ افطار ہوگیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1857) صحیح مسلم حدیث نمبر (1101).

اورابو عطیہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس گئے اور عرض کیا :

اے ام المؤمنین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے دو شخص ہیں ایک توافطاری بھی جلد کرتا ہے، اور نماز بھی جلد ادا کرتا ہے، اور دوسرا افطاری میں تاخیر کرتا ہے، اور نماز بھی تاخیر سے ادا کرتا ہے.

توعائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہنے لگیں : کون ہے جوافطاری بھی جلد کرتا ہے اور نماز کی ادائیگی میں بھی جلدی کرتا ہے ؟

توہم نے عرض کیا : عبداللہ یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما، تووہ فرمانے لگیں : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1099).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

تنبیہ :

اس دور میں جو غلط اور بری قسم کی بدعات ایجاد ہو چکی ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ رمضان المبارک میں دوسری اذان طلوع فجر سے تقریبا بیس منٹ قبل ہی کہہ دی جاتی ہے، اور کھانا پینا حرام ہونے کی علامت کے لیے جو چراغ لگائے گئے ہیں وہ بھی بند کر دیے جاتے، اور اسے ایجاد کرنے والے کا خیال یہ تھا کہ ایسا کرنے سے عباد میں احتیاط ہے، اسکا علم چند ایک لوگوں کو ہی ہوتا ہے.

اس فعل نے انہیں اس طرف لا کھڑا کیا ہے کہ وہ غروب آفتاب کے بعد تاخیر سے اذان دیتے ہیں، اور افطاری میں تاخیر کرنے لگے ہیں، اور سحری میں جلدی جو کہ سنت نبویہ کے مخالف ہے، اس بنا پر ان میں خیر و بھلائی کم اور شر زیادہ ہو گیا ہے، اللہ تعالی ہی مددگار ہے.

دیکھیں : فتح الباری (199/4).

واللہ اعلم.